☆عظمت صحابہ پر چالیس حدیثیں ☆

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدَانَا اللّٰہُ

اَمَّابَعْدُ

بعد حمد اللہ کی رحمت کا محتاج بندہ محمد شعیب عرض کرتا ہے کہ یہ عظمت صحابہ کے بارے میں چالیس حدیثیں ہیں جو میں لکھ رہا ہوں تا کہ خیر البشر ﷺ کی اس بشارت اور خوشخبری میں داخل ہو جاؤں جو کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری امت کے لیے انکے دینی امور میں چالیس حدیثیں محفوظ کرے گا رب تعالی اسکو قیامت میں عالم اٹھائے گا اور میں اسکے لیے سفارشی اور گواہ بنوں گا۔

اللہ تعالی ہمارے علماء کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے کس قدر باریکیاں نکالی ہیں۔ علقمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ محفوظ کرنا کسی چیز کے منضبط کرنے اور ضائع ہونے سے حفاظت کا نام ہے چاہے بغیر لکھے بر زبان یاد کرلے یا لکھ کر محفوظ کرلے اگرچہ یاد نہ ہو پس اگر کوئی شخص کتاب میں لکھ کر دوسروں تک پہنچادے تو وہ بھی اس حدیث کی بشارت میں داخل ہوگا۔ اور منادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میری امت پر محفوظ کر لینے سے مراد ان کی طرف نقل کرنا ہے سند کے حوالے کے ساتھ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت میں آتا ہے کہ چالیس حدیثیں محفوظ کرنے والے سے کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔ اس پر اور بھی حدیثیں موجود ہیں۔

تو نبی کریم ﷺ نے چالیس حدیثوں کے حفظ و نقل پر جو عظیم بشارت دی ہے اسکے پیش نظر میں یہ احادیث لکھ رہا ہوں جو کہ عظمت صحابہ کے بارے میں ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ عظمت صحابہ پر ان احادیث کے لکھنے کے طفیل قیامت کے دن میرا حشر صحابہ کے ساتھ ہو جائے یا کم از کم مجھے جنت میں صحابہ کا پڑوس تو نصیب ہو جائے۔

☆حضورﷺ کے صحابہ کی فضیلت☆

جس نے نبیﷺ کی صحبت اٹھائی ہو یا آپﷺ کو دیکھا ہو بشرطیکہ وہ مسلمان ہو۔وہ صحابی ہے۔

(۱)حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریمﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں بہتر زمانہ میرا زمانہ ہے پھر ان لوگوں کا جو انکے بعد (یعنی تابعین) کا پھر ان لوگوں کا جو انکے بعد ہیں۔حضرت عمران کہتے ہیں کہ مجھ کو یاد نہیں کہ آپﷺ نے اپنے زمانہ کے بعد دو زمانوں کا ذکر کیا یا تین کا آپﷺ نے فرمایا کہ پھر انکے بعد تو پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جنکی گواہی کوئی نہ چاہے گا لیکن وہ خواہ مخواہ گواہی دینگے اور چوری کریں گے ان کا کوئی بھروسہ نہیں کرنے کا اور وہ منت مانیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے اور حرام مال کھا کھا کر خوب موٹے بنیں گے۔(بخاری شریف)

(۲)حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاکﷺ نے فرمایا کہ ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا جماعتیں کی جماعتیں جہاد کریں گی ان سے پوچھا جائے گا کہ تم میں کوئی نبی کریمﷺ کا صحابی ہے وہ کہیں گے ہاں ہے۔پھر اسکی برکت سے فتح ہوگی۔پھر ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا جماعتیں جہاد کریں گی ان سے پوچھا جائے گا تم میں کوئی شخص ایسا ہے جو کسی صحابی کی صحبت میں رہا ہو (تابعی ہو) وہ کہیں گے ہاں ہے تب انکی فتح ہوگی پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جماعتیں جہاد کریں گی ان سے پوچھا جائے گا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جو ایسے شخص کی صحبت میں رہا ہو جو صحابی کی صحبت میں رہا ہو (تبع تابعی ہو) وہ کہیں گے ہاں ہے پھر انکو فتح ہوگی۔(بخاری شریف)

☆مہاجرین کی فضیلت☆

ان مہاجرین میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ بھی ہیں جن کا نام عبداللہ تھا جو ابو قحافہ کے بیٹے تھے۔اللہ تعالی نے سورۂ حشر میں ان مہاجرین کا ذکر کیا ۔ان مفلس گھر چھوڑنے والوں کے واسطے جو اپنے گھر اور اپنے مال سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور رضامندی چاہتے ہیں اور اللہ اور اسکے رسول کی مدد کرنے کو آئے وہی لوگ سچے ہیں۔اور سورۂ توبہ میں فرمایا کہ اگر پیغمبر کی مدد نہ کرو تو اللہ اسکی مدد کر چکا ہے اخیر آیت تک۔یعنی غار ثور میں اللہ مدد کر چکا ہے حضرت عائشہ اور ابو سعید خدری اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھم اجمعین کہتے ہیں کہ غار میں حضورﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ تھے۔

(۳)حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ جب ہم غار ثور میں چھپے تھے (اور

مشرک لوگ غار کے اوپر ہم کو ڈھونڈ رہے تھے) تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر ان میں سے کسی نے اپنے پاؤں پر نظر ڈالی تو ہم کو دیکھ لے گا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوبکر تمہارا ان دو شخصوں کے بارے میں کیا خیال ہے جنکے ساتھ تیسرا خود پروردگار ہو (یعنی انکا کون کیا بگاڑ سکتا ہے جن کے ساتھ خود اللہ تعالی ہو)۔ (بخاری شریف)

☆حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خصوصی فضیلت☆

(۴) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سید کونین ﷺ نے لوگوں کو خطبہ سنایا اور فرمایا کہ اللہ تعالی نے ایک بندے کو ایک اختیار دیا ہے چاہے تو دنیا میں رہے چاہے تو جو اللہ کے پاس (کرامت اور نعمت ملے) اس کو اختیار کرے اس بندے نے اللہ کے پاس جانا اختیار کیا یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ رو دیے۔ حضرت ابو سعید کہتے ہیں کہ ہم کو ان کے رونے پر تعجب ہوا میں نے کہا کہ انکے رونے کی کیا وجہ ہے اگر نبی ﷺ نے ایک بندہ کا حال بیان کیا اسکو اختیار ملا (یعنی نبی ﷺ نے کسی ایک بندہ کا حال بیان کیا کہ اسکو اختیار ملا تو بیشک کسی بندے کو اختیار اللہ نے دے دیا ہے اس میں رونے کی کیا بات ہے) پھر مجھ کو معلوم ہوا کہ یہ بندہ تو نبی انور ﷺ تھے اور آپ ﷺ ہی کو اختیار ملا تھا۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سب (صحابہ رضی اللہ عنھم) میں زیادہ علم رکھتے تھے (جس کی وجہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فی الفور سمجھ گئے تھے) اور نبی پاک ﷺ نے یہ بھی فرمایا (یعنی اس خطبہ میں) کہ سب لوگوں میں ابوبکر کا احسان مال اور صحبت کی رو سے مجھ پر زیادہ ہے اور اگر میں اپنے پروردگار کے علاوہ کسی اور کو جانی دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔ البتہ اسلام کا بھائی چارہ اور اسلام کی محبت ان سے ہے دیکھو مسجد کی طرف کسی کا دروازہ نہ رہے سب بند کر دیے جائیں صرف ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دروازہ رہنے دو۔ (بخاری شریف)

☆حضور ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر کی دوسرے صحابہ پر فضیلت☆

(۵) حضرت محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ایک عورت حضور اقدس ﷺ کے پاس آئی آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر آئیو (بعد میں آنا) اس نے کہا بتلایئے اگر میں آؤں اور آپ نہ ملیں یعنی آپ ﷺ کی وفات ہو جائے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں نہ رہوں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آنا۔ (بخاری شریف)

☆حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت کا بیان☆

جنکی کنیت ابو حفص ہے اور وہ قریشی عدوی ہیں۔

(٦) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ میں نے (خواب) میں دیکھا کہ میں جنت میں گیا ہوں دیکھتا ہوں کہ وہاں رمیصا (یعنی ام سلیم حضرت انس کی والدہ) موجود ہیں اور میں نے پاؤں کی آہٹ سنی پوچھا کون ہے معلوم ہوا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہیں (جبریل علیہ السلام نے بتلایا) اور میں نے جنت میں ایک محل دیکھا اسکی ایک طرف ایک لڑکی وضو کر رہی تھی میں نے پوچھا یہ کس کا محل ہے فرشتوں نے کہا عمر بن خطاب کا۔ میں نے چاہا اس محل کے اندر سے جا کر دیکھوں مگر عمر تمہاری غیرت مجھ کو یاد آ گئی حضرت عمر یہ سن کر رونے لگے کہنے لگے کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان بھلا کیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔ (بخاری شریف)

(٧) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ جنازے پر رکھے گئے تو تمام لوگ اسکے گرد ہو گئے انکے لیے دعا کرتے تھے جنازے کی نماز پڑھتے تھے ابھی جنازہ اٹھایا نہیں گیا تھا۔ میں بھی ان لوگوں میں موجود تھا میں اس وقت گھبرا گیا جب پیچھے سے ایک شخص نے میرا مونڈا تھاما کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ ہیں کہنے لگے کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ اللہ تم پر رحم کرے تم نے اپنے بعد کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا کہ میں اسکے سے اعمال پر اللہ سے ملنے کی آرزو کروں قسم خدا کی مجھ کو تو یہی گمان غالب ہے کہ تم کو تمہارے دونوں ساتھیوں کے ساتھ (بہشت میں یا قبر میں) رکھے گا میں جانتا ہوں کہ میں نے محبوب کل جہاں ﷺ سے بہت بار سنا ہے کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ میں گیا اور ابو بکر اور عمر۔ میں اندر آیا اور ابو بکر اور عمر۔ میں باہر نکلا اور ابو بکر اور عمر۔ (بخاری شریف)

☆حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی فضیلت☆

جنکی کنیت ابو عمرو تھی وہ قرشی اموی تھے۔

(٨) نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص رومہ کا کنواں کھودے اسکے لیے جنت ہے تو حضرت عثمان نے اسکو کھدوا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص تنگی کی فوج کا سامان کردے (یعنی غزوہ تبوک کا) اسکے لیے جنت ہے تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے اسکا سامان کر دیا۔ (بخاری شریف)

☆حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت☆

جنکی کنیت ابو الحسن ہے اور وہ قریشی ہاشمی تھے۔

(۹) نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے حق میں فرمایا کہ علی میں تیرا ہوں اور تو میرا ہے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے انکی نسبت یہ کہا کہ خیر البشر ﷺ حضرت علی کرم اللہ وجھہ سے راضی وفات پائے۔ (بخاری شریف)

☆حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت☆

جو کہ ہاشمی تھے۔

(۱۰) محبوب کل جہاں ﷺ نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا کہ تم صورت اور سیرت دونوں میں میرے مشابہ ہو۔ (بخاری شریف)

☆حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ کا ذکر جو کہ عبد المطلب کے بیٹے تھے☆

(۱۱) حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ جب قحط پڑتا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ حضرت عباس کے وسیلے سے پانی مانگتے یوں کہتے کہ یا اللہ پہلے ہم تیرے پیغمبر کا وسیلہ کرتے تھے تو ہم کو پانی پلاتا تھا اب تیرے پیغمبر کے چچا کا وسیلہ کرتے ہیں تو ہم کو پانی پلا۔ تو اللہ تعالی پانی برساتا۔ (بخاری شریف)

☆حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت☆

(۱۲) حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے میرا حواری زبیر بن عوام ہے۔ (بخاری شریف)

☆حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت☆

(۱۳) حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ وفات تک حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے راضی رہے۔ (بخاری شریف)

☆حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت☆

جو بنی زہرہ میں سے ہیں بنی زہرہ خاتم النبیین ﷺ کی ننہال کے لوگ تھے انکے والد کا نام مالک ہے

(۱۴) حضرت سعید بن میسّب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے تھے کہ کوئی مجھ سے پہلے اسلام نہیں لایا اسی دن اسلام لائے جس دن میں مسلمان ہوا اور سات دن مجھ پر ایسے گذرے کہ میں مسلمانوں کا تیسرا حصہ تھا ۔(بخاری شریف)

☆حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت☆

جو محمد مصطفی ﷺ کے غلام تھے۔

(۱۵) براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے امام الانبیاء ﷺ سے نقل کیا کہ آپ ﷺ نے زید سے فرمایا کہ تو ہمارا بھائی ہے اور ہمارا یار ہے۔(بخاری شریف)

☆حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی فضیلت کا بیان☆

(۱۶) ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عبداللہ بن عمر نیکبخت آدمی ہے۔ (بخاری شریف)

☆حضرت عمار بن یاسر اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کی فضیلت☆

(۱۷) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ میں شام کے ملک میں آیا میں نے مسجد میں دو رکعتیں پڑھیں پھر یہ دعا کی کہ یا اللہ مجھ کو کوئی نیک رفیق عنایت فرما۔میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا انکے پاس جا کر بیٹھا اتنے میں ایک بوڑھا آ کر میرے بازو پر بیٹھا۔میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا ابوالدرداء رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔میں نے ان سے کہا میں نے یہ دعا کی تھی کہ یا اللہ کوئی نیک بخت رفیق مجھ کو عنایت فرما۔تو اللہ نے تم کو بھیج دیا انہوں نے پوچھا تم کس ملک کے ہو میں نے کہا کوفہ کے۔انہوں نے کہا کیا تمہارے پاس ام عبد کے بیٹے عبداللہ بن مسعود نہیں ہے جو آپ ﷺ کی نعلین تکیہ وضوء کا برتن لیے رہتے ہیں کیا تم میں وہ صاحب نہیں ہیں جن کو اللہ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر شیطان کے اغواء سے بچایا ہے یعنی عمار بن یاسر رضی اللہ تعالی عنہ۔کیا تم میں وہ صاحب نہیں ہیں جو حضور ﷺ کے راز سے واقف تھے جس کو انکے سوا اور کوئی نہیں جانتا تھا یعنی حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالی عنہ۔پھر یہ پوچھا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ اس سورت

کو کیونکر پڑھتے تھے واللیل اذا یغشی میں نے انکو پڑھ کر سنائی واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی وما خلق الذکر والانثی ۔انہوں نے کہا خدا کی قسم آپ ﷺ نے یہ سورت مجھ کو منہ بہ منہ پڑھائی تھی (جیسے ابن مسعود پڑھتے تھے) (بخاری شریف)

☆حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت☆

(۱۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ ہر امت میں ایک امین (جو امانت اور دیانت میں سب سے بڑھ کر ہو) گذرا ہے اور ہمارے امین اس امت کے ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔ (بخاری شریف)

☆حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی فضیلت☆

(۱۹) حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو دیکھا کہ امام حسن آپکے کاندھے پر سوار تھے آپ ﷺ فرماتے تھے کہ یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ (بخاری شریف)

☆حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی فضیلت☆

(۲۰) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کا سر مبارک لایا گیا جو ایک طشت میں رکھا گیا وہ مردود ایک چھڑی سے (آپ رضی اللہ عنہ کی ناک اور آنکھ پر مارنے لگا اور آپ کے حسن کی نسبت کچھ کہنے لگا تو حضرت انس نے کہا کہ (اپنی چھڑی سرکا) امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ سب لوگوں میں نبی پاک ﷺ کے بہت مشابہ تھے ان کی داڑھی اور سر کے بالوں پر وسمے کا خضاب تھا۔ (بخاری شریف)

☆بلال بن رباح رضی اللہ عنہ کی فضیلت☆

جو کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے غلام تھے بعد میں انہوں نے آزاد کر دیا۔

(۲۱) نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تیرے (یعنی حضرت بلال کی)۔ جوتیوں کی چٹ چٹ آواز جنت میں سنی (تو وہاں چل رہا تھا)۔ (بخاری شریف)

☆حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی فضیلت☆

(۲۲)حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں کہ خیر الخلائق ﷺ نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا اے اللہ اسکو حکمت سکھلا دے۔(بخاری شریف)

(حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی فضیلت)

(۲۳)حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے زید اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کے مرنے کی خبر لوگوں کو سنا دی ابھی قاصد نہیں آیا تھا پھر فرمایا کہ پہلے زید نے جھنڈا سنبھالا وہ شہید ہوئے پھر جعفر نے سنبھالا وہ شہید ہوئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے لیا وہ شہید ہوئے آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے پھر خالد بن ولید نے جھنڈا لیا جو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے یہاں تک کہ اللہ نے مسلمانوں کو فتح دی۔(بخاری شریف)

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی فضیلت)

(۲۴)حضرت عبدالرحمان بن یزید فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت حذیفہ سے پوچھا کہ کوئی ایسا شخص ایسا بتلاؤ جو خصلت اور طریق میں نبی پاک ﷺ کے قریب قریب ہو کہ اس سے ہم دین کا علم حاصل کریں انہوں نے کہا کہ میں تو خصلت اور طریق اور وضع میں ام عبد کے بیٹے (عبداللہ بن مسعود) سے زیادہ کسی کو رسول پاک ﷺ کے قریب نہیں پاتا۔(بخاری شریف)

(حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی فضیلت)

(۲۵)نبی پاک ﷺ نے حضرت معاویہ کے لیے یہ دعا فرمائی کہ یا اللہ معاویہ کو حساب کتاب سکھا اور اسکو عذاب جہنم سے بچا۔(جامع ترمذی)

(حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کی فضیلت)

(۲۶) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہ تمام جنتی عورتوں کی سردار ہے۔ (بخاری شریف)

(حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی فضیلت)

(۲۷) ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ مردوں میں تو بہت کامل گذرے ہیں مگر عورتوں میں مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بیوی کے سوا کوئی کامل نہیں اور حضرت عائشہ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر۔ (بخاری شریف)

(انصار کی فضیلت کا بیان)

(۲۸) غیلان بن جریر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے کہا کہ بتلاؤ تو انصار جو تمہارا نام ہوا یہ تم نے خود رکھ لیا یا اللہ نے رکھا انہوں نے کہا کہ اللہ نے رکھا۔ غیلان فرماتے ہیں کہ ہم انس کے پاس جایا کرتے وہ انصار کی فضیلتیں انکی جنگی کاروائیاں بیان کرتے پھر میری طرف یا ازد قبیلے کے ایک شخص کی طرف متوجہ ہوتے اور کہتے تیری قوم (انصار) نے فلاں دن ایسا کام کیا فلاں دن ایسا۔ (بخاری شریف)

(۲۹) عبداللہ بن زید بن کعب بن عاصم نے نقل کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں نے (مکہ) سے ہجرت نہ کی ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک آدمی ہوتا۔ (بخاری شریف)

(حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی فضیلت)

(۳۰) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی قریظہ کے لوگ جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر راضی ہوکر قلعہ سے اتر آئے تو نبی ﷺ نے حضرت سعد کو بلا بھیجا وہ ایک گدھے پر سوار ہوکر آئے جب مسجد کے قریب پہنچے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے (انصاریوں سے جو بیٹھے تھے) فرمایا کہ اپنے نیک شخص یا اپنے سردار کو اٹھ کر لو پھر سعد سے فرمایا کہ یہ بنی قریظہ کے یہودی تمہارے فیصلے پر راضی ہوکر اترے ہیں حضرت سعد نے عرض کیا کہ میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں جو لوگ لڑنے والے ہیں وہ تو قتل کردیے جائیں اور انکے بیوی بچے سب قید کرلیے جائیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم نے وہ حکم دیا ہے جو اللہ کا حکم تھا یا جو بادشاہ (یعنی خدا یا فرشتے) کا حکم تھا۔ (بخاری شریف)

(اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما کی فضیلت)

(۳۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دو مرد (انصاری اسید بن حظیر اور عباد بن بشر) اندھیری رات میں نبی پاک ﷺ کے پاس سے نکلے (گھر جانے کو) دیکھتے ہیں وہ انکے سامنے ایک روشنی ہے جب وہ ایک دوسرے سے الگ ہوئے تو اس روشنی کے بھی دو حصے ہو گئے۔ (بخاری شریف)

(معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی فضیلت)

(۳۲) حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوے سنا کہ چار شخصوں سے قرآن سیکھو۔ عبداللہ بن مسعود اور سالم ابو حذیفہ کے غلام اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم اجمعین سے۔ (بخاری شریف)

(حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت)

(۳۳) ابو اسید فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ انصار کے گھرانوں میں بنی نجار کا گھرانہ بہتر ہے پھر بنی عبدالاشھل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ کا (جس میں سعد بن عبادہ تھے) اور انصار کے سب گھرانے اچھے ہیں یہ سن کر حضرت سعد بن عبادہ نے کہا جو قدیم الاسلام تھے میں دیکھتا ہوں کہ رسول خدا ﷺ نے اوروں کو ہم پر فضیلت دی ہے لوگوں نے ان سے کہا کہ تم کو بھی تو بہت سے بندگان خدا پر فضیلت دی (یہ کافی ہے رنج کرنے کی کیا ضرورت ہے)۔ (بخاری شریف)

(حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی فضیلت)

(۳۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ابی بن کعب سے فرمایا کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں سورۂ لم یکن الذین کفروا تجھ کو پڑھ کر سناؤں۔ حضرت ابی نے پوچھا کیا اللہ جل شانہ نے میرا نام لیکر فرمایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ (بخاری شریف)

(حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی فضیلت)

(۳۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کے حافظ حضور ﷺ کے زمانے میں چار آدمی تھے چاروں انصاری ابی بن کعب

اور معاذ بن جبل اور ابوزید اور زید بن ثابت ۔قتادہ نے کہا کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا کہ ابوزید کون؟ انہوں نے کہا میرے چچاؤں میں ایک چچا تھے۔ (بخاری شریف)

(حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی فضیلت)

(۳۶) حضرت انس فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے دن جب مسلمان حضور ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ گئے تو ابوطلحہ حضور ﷺ کے سامنے ایک چمڑے کی سپر کی آڑ آپ پر کیے رہے (تاکہ کافروں کے تیر آپ ﷺ کو نہ لگ جائیں) اور وہ بڑے تیرانداز اور کمان کو بڑے زور سے کھینچنے والے تھے انکی دو یا تین کمانیں اس دن ٹوٹ گئیں اور جب کوئی مسلمان تیروں کی ترکش لیے ادھر سے گزرتا تو آپ فرماتے یہ سب تیر ابوطلحہ کے سامنے ڈال دے ایک مرتبہ آپ ﷺ سر اٹھا کر کافروں کو دیکھنے لگے (وہ تیر مار رہے تھے) ابوطلحہ نے کہا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ سر نہ اٹھایئے ایسا نہ ہو ان کافروں کا کوئی تیر آپ کو لگ جائے میرا سینہ آپکے سینے کی آڑ کر رہا ہے ۔ (بخاری شریف)

(حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت)

(۳۷) حضرت عائشہ رضی اللہ فرماتی ہیں کہ مجھے حضور ﷺ کی کسی بی بی پر اتنی رشک نہیں آئی جتنی خدیجہ پر آئی رشک کی وجہ یہ تھی کہ میں اکثر نبی پاک ﷺ کو ان کا ذکر کرتے سنتی ۔اور اللہ نے آپ ﷺ کو حکم دیا کہ خدیجہ کو (جنت میں) ایک موتی کے محل کی خوشخبری دیں اور آپ ﷺ بکری کاٹتے اور حضرت خدیجہ کی دوست عورتوں کو اتنا گوشت بھیجتے جو ان کو بس ہو جاتا۔ (بخاری شریف)

☆جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کی فضیلت☆

(۳۸) قیس بن حازم فرماتے ہیں کہ حضرت جریر کہتے تھے کہ جب میں مسلمان ہوا تو نبی ﷺ نے مجھے کبھی (گھر میں آنے سے نہیں روکا) اور جب آپ نے مجھ کو دیکھا تو ہنستے ہوئے (خندہ پیشانی سے) اور قیس نے حضرت جریر سے یہ بھی روایت کی کہ جاہلیت کے زمانے میں (یمن میں) ایک گھر تھا ذوالخصلۃ اسکو لوگ یمنی کعبہ یا شامی کعبہ بھی کہا کرتے تھے ایک بار حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جریر تو اس ذی الخصلۃ سے (اس کو توڑ پھوڑ جلا کر) مجھ کو بےفکر کرسکتا ہے۔حضرت جریر فرماتے ہیں کہ میں یہ سن کر ڈیڑھ سو سوار (اپنے قبیلے) احمس کو لے کر ذی الخصلۃ پر گیا اس کو توڑ پھوڑ ڈالا اور جو وہاں ملا اس کو قتل کیا۔لوٹ کر جب آیا تو آپ ﷺ کو خبر کی آپ نے مجھ کو اور احمس کے قبیلہ والوں کو دعا دی۔ (بخاری شریف)

(انصار سے محبت رکھنا ایمان میں داخل ہے)

(۳۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی نشانی ہے۔ (بخاری شریف)

(گستاخ صحابہ پر اللہ کی لعنت)

(۴۰) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے میرے صحابہ کو برا بھلا کہا اس پر اللہ لعنت کرے۔ (طبرانی)

دعا ہے کہ مولائے کریم اس احقر کی کوشش کو قبول فرمائے اور اسکے لیے نجات کا ذریعہ بنائے اور لوگوں کے لیے نافع بنائے۔ آمین۔

صحابہ کی محبت کو بھی ہم ایمان سمجھتے ہیں
کہ انکے دم سے امت کو ملی تعلیم قرآنی

لاکھ کوئی کرے گستاخی صحابہ کی شان میں
فرق کچھ پڑتا نہیں صحابہ کی شان میں

فقط
احقر محمد شعیب
عفا اللہ عنہ